حسین تیرے ماتم میں حسین تیرے ماتم میں
پائی آٹھ جنت ہے تیرے غم میں

کربلا میں فاطمہ زہرا کا دلبر آ گیا
وعدہِ طفلی نبھانے جانِ حیدر آ گیا
محزوں کربلا بھی ہے تیرے غم میں

خشک ہونٹوں پر نظر پڑتی تھی جب عباس کی
اِک طرف دریا رواں اور اِک طرف یہ پیاس تھی
غازی کس طرح سنبھلے تیرے غم میں

جا رہا تھا چھوڑ کر تنہا پدر کو جب پسر
بھیگتی آنکھوں سے شہ نے تھام کر اپنا جگر
بولے اب جیوں کیسے تیرے غم میں

لاشہ ءِ شبیرِ رن میں بے کفن بے گور ہے
پاس سے گزری ہے زینب یہ لبوں پر شور ہے
بھیا میرے ماں جائے تیرے غم میں

آن پہنچا ہے محرم چھا گئی غم کی گھٹا
دونوں عالم میں ہے برپا ماتمِ شاہِ ہدیٰ
بیکل چاند اور تارے تیرے غم میں

جوش میں ہے مجلسِ ماتم دعا کا وقت ہے
تو بقاءِ داعیِّ شبیر رب سے مانگ لے
نکلے یہ دعا دل سے تیرے غم میں

مؤمنوں تم کو ملے نہ غم کوئی اس غم سوا
گونجتی ہے کانوں میں برہانِ دیں کی یہ صدا
آئی یاد اِن کی ہے تیرے غم میں